S_1999_4_135_140

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4ایس سی آر

کمشنر آف انکم ٹیکس

بنام-

سردار ارجن سنگھ اہلووالیا (مردہ) بذریعے-ایل-آر-ایس وغیرہ

26اکتوبر1999

ایس-پی-بھروچا، ایم-جگنادھا راؤ اور وی-این-کھرے، جسٹسز

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961-دفعہ 15 (اے)؛ (سی)-تنخواہ-پچھلے سالوں میں واجب الادا رقم جو تخمینہ کاری سالوں 47-1946اور 48-1947 سے متعلق ہے, پچھلے سالوں کے دوران موصول ہوئی جو تخمینہ کاری سالوں 67-1966اور 68-1967 سے متعلق ہے-منعقد، رقم تخمینہ کاری سالوں 67-1966اور 68-1967 میں قابل ٹیکس تنخواہ کی بقایا رقم ہے-

جنوری 1946 میں طے پانے والے قرارداد کے مطابق مدعا علیہ-محصول لینے والے کو سابقہ ریاست ہولکر میں ایک فریق سے کچھ رقم وصول کرنی پڑتی تھی-تنازعات تھےاور ٹیکس تشخیص الیہ کو واجب الادا رقم موصول نہیں ہوئی-تخمینہ کاری سالوں 47-1946اور 78-1947 سے متعلق پچھلے سالوں سے متعلقہ رقوم-ٹیکس تشخیص الیہ نے ٹرائل کورٹ میں مقدمہ دائر کیا اور دسمبر 1965 میں حکم نامہ حاصل کیا-تخمینہ کاری سال 67-1966اور 68-1967 سے متعلق پچھلے سالوں کے دوران ٹیکس تشخیص الیہ کو یہ رقوم حصوں میں موصول ہوئی تھیں-انکم ٹیکس ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ٹیکس تشخیص الیہ اور فریق کے درمیان مالک نوکر تعلق تھا اور یہ رقم 'تنخواہ' کے عنوان کے تحت ٹیکس کے قابل تھی-عدالت عالیہ نے ریونیو کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی آمدنی مشخصہ تشخیص کے سالوں 67-1966اور 68-1967 میں کیا جانا چاہیے نہ کہ تشخیص کے سالوں 47-1946اور 48-1947 میں جیسا کہ ٹیکس تشخیص الیہ نے دعوی کیا ہے-تاہم، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ دسمبر 1965 میں حکم نامے کے مطابق موصول ہونے والی آمدنی، تخمینہ کاری سالوں 47-1946اور 48-1947 میں ہی ٹیکس تشخیص الیہ کو جمع ہوئی تھی-لہذا یہ ریونیو اور ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے کراس اپیلیں ہیں-

ٹیکس تشخیص الیہ نے دعوی کیا کہ یہ رقوم اسسمنٹ سال 47-1946اور 48-1947 کے واجب

الادا ہونے پر ایکٹ کی دفعہ (a) 15 کے تحت ٹیکس کے لیے قابل وصول تھیں؛ کہ موصول ہونے والی رقوم کو ایکٹ کی دفعہ 15 (c) کے تحت 'بقایا تنخواہ' نہیں کہا جا سکتا۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے مزید دعوی کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کا اطلاق ہولکر ریاست تک نہیں ہوا، جہاں ٹیکس تشخیص الیہ نے پچھلے سالوں میں رقم حاصل کی تھی جو تخمینہ کاری سالوں 47-1946 اور 48-1947 سے متعلق تھی۔

ریونیو نے دعوی کیا کہ چونکہ تخمینہ کاری سالوں 47-1946 اور 48-1947 میں رقم پر ٹیکس نہیں لیا گیا تھا، اس لیے وہ ان سالوں میں ذمہ دار بن گئے جب ٹیکس تشخیص الیہ کو رقم موصول ہوئی۔

ریونیو کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت

منعقد: 1. انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 15 کو ہم آہنگی سے پڑھا جانا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ تخمینہ کاری سالوں 47-1946 اور 48-1947 سے متعلق پچھلے سال پارٹی کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو ادا کی جانے والی تنخواہ کی رقم ان تخمینہ کاری سالوں میں ٹیکس میں لائی جا سکتی تھی، چاہے وہ ادا کی گئی ہو یا نہیں۔ ان سالوں میں یہ رقوم ٹیکس کے قابل نہیں تھیں۔ تخمینہ کار کو رقم صرف پچھلے سالوں میں ادا کی گئی تھی جو تخمینہ کاری سالوں 67-1966 اور 68-1967 سے متعلق تھی۔ اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ یہ رقوم تنخواہ کی بقایا رقم نہیں تھیں۔ یہ رقوم پارٹی کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو پہلے کی مدت کے لیے واجب الادا تھیں اور انہیں ادا نہیں کیا گیا تھا؛ اس لیے وہ تنخواہ کے بقایا تھے۔ ایکٹ کی دفعہ 15 (سی) تنخواہ کے اس طرح کے بقایا جات پر لاگو ہوتا ہے بشرطیکہ اس طرح کے بقایا جات پچھلے سال کے کسی بھی سال کے لیے انکم ٹیکس میں وصول نہیں کیے گئے تھے۔ تخمینہ کاری سال 67-1966 سے پہلے کسی بھی پچھلے سال کے لیے انکم ٹیکس میں رقم وصول نہیں کی گئی تھی۔ لہذا یہ رقوم ایکٹ کے دفعہ 15 (سی) کے ذریعے بنائے گئے خالص کے اندر آتی ہیں، جس کا مقصد ایسی تنخواہ حاصل کرنا ہے جو پہلے کے سالوں میں انکم ٹیکس کے الزام سے بچ گئی ہو۔ (139-بی-سی-ڈی)

2. اس طرح، ٹیکس تشخیص الیہ کی اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے کہ دفعہ 15 (سی) صرف تنخواہ کے بقایا جات پر لاگو ہوگی جو وصول کی جا سکتی تھی لیکن وصول نہیں کی گئی تھی، اور چونکہ یہ اس وقت کمائی گئی تھی جب وہ سابقہ ہولکر ریاست میں تھا جہاں انکم ٹیکس ایکٹ میں توسیع نہیں ہوئی تھی۔ دفعہ 15 (سی) میں استعمال ہونے والے الفاظ 'اگر انکم ٹیکس کے لیے وصول نہیں کیے جاتے ہیں' ہیں، جو ان معاملات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسیع ہیں جہاں چارج عائد کیا جا سکتا تھا یا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ (139-ایف-جی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1982 کی دیوانی اپیل نمبر 07-1206 وغیرہ۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1976 کے ایم۔سی۔سی نمبر 146 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر فریقوں کے لیے ڈاکٹر۔وی۔گوری شنکر، کے۔این۔شکلا، ایس۔واسیم، اے۔قادری، ایس۔کے۔دبنامدی، انیل۔کے۔شرما، ایس۔کے۔گمبھیر، ویویک گمبھیر اور ایم۔ایم۔کشیپ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔پی۔بھاروچا، جے: وہ سوالات جو عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم نامے کا موضوع تھے، اس طرح پڑھتے ہیں:

"(1) کیا حقائق اور حالات کے لحاظ سے ٹریبونل قانون کے لحاظ سے جائز ہے کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی آمدنی تخمینہ کاری سالوں 47-1946 اور 48-1947 میں نہیں بلکہ 67-1966 اور 68-1967 میں تخمینہ کاری کے لیے ذمہ دار ہے؟

(2) کیا، حقائق کی بنیاد پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل نے یہ مؤقف اختیار کرنا جائز قرار دیا کہ 14 دسمبر 1965 کو ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں منظور کیے گئے حتمی فرمان کے مطابق تخمینہ کاری سالوں میں کلیانمل ملز لمیٹڈ سے موصول ہونے والے محنتانہ کو ٹیکس تشخیص الیہ کی آمدنی نہیں مانا جا سکتا جو اسے سالوں میں جمع ہوئی تھی۔

انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ (1)256 کے تحت ریفرنس سننے والے دونوں فاضل ججوں کے درمیان اختلاف تھا۔ایک فاضل جج نے ریونیو کے حق میں دونوں سوالات کا جواب دیا اور دوسرے فاضل جج تشخیص الیہ کار کے حق میں دونوں سوالات کا جواب دیا۔اختلاف رائے کی وجہ سے اس حوالہ کی سماعت اس وقت کے چیف جسٹس، تیسرے فاضل جج نے کی۔اس نے پہلے سوال کا جواب ریونیو کے حق میں اور دوسرے سوال کا جواب ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں دیا۔اس نے ریونیو اور ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے کراس اپیلوں کو جنم دیا ہے۔

یہ مشترکہ بنیاد ہے کہ جس سوال پر توجہ دی جانی چاہیے تھی، اور جس پر توجہ دی جانی چاہیے تھی، وہ صرف سوال نمبر 1 ہے۔سوال نمبر 2 کا جواب محض سوال نمبر 1 کے جواب پر نتیجہ خیز ہے۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں:

جنوری 1946 میں آنجہانی ٹیکس تشخیص الیہ ارجن سنگھ اہلوو الیا نے میسرز اہلوو الیا اینڈ سنز کے نام پر کلیانمل ملز لمیٹڈ، اندور کے ساتھ ایک معاہدہ کیا کہ وہ 2 جنوری 1946 کو ملوں کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے خط میں موجود قیود وضوابط کے مطابق ملوں کے ذریعہ تیار کردہ مختلف خصوصیات اور مقدار کا ہر قسم کا کپڑا کپاس

تاجروں کو فروخت کرے۔فریقین کے درمیان تنازعات تھے اور معاہدہ9 نومبر 1948 کو ختم کر دیا گیا۔ٹیکس تشخیص الیہ کی واجب الادا رقوم کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے مقدمہ دائر کیا اور ٹرائل کورٹ نے اکاؤنٹس لینے کے لیے ابتدائی حکم نامہ منظور کیا۔عدالت عالیہ نے معمولی ترامیم کے ساتھ اسے برقرار رکھا۔حساب لینے کے بعد، 14 دسمبر 1965 کو ایک حتمی فرمان منظور کیا گیا۔اس کے مطابق، ٹیکس تشخیص الیہ کو یکم اپریل 1965 اور 30 مارچ 1966 کے درمیان 10,000 روپے اور یکم اپریل 1966 اور 31 مارچ 1967 کے درمیان 65,532 روپے ادا کیے گئے۔یہ رقوم بالترتیب تخمینہ کاری سالوں 1966-67 اور 19967-68 کے لیے ٹیکس تشخیص الیہ کے ہاتھ میں لائی گئی تھیں۔انکم ٹیکس حکام اور پھر ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ملوں اور ٹیکس تشخیص الیہ کے درمیان تعلق مالک اور نوکر کا تھا اور جو مذکورہ رقم اسے ادا کی گئی تھی وہ "تنخواہ" کے عنوان کے تحت قابل ٹیکس تھی۔ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوتے ہوئے، مذکورہ بالا دو سوالات غور وفکر کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے رکھے گئے۔

کہ ملوں اور ٹیکس تشخیص الیہ کے درمیان تعلق مالک اور نوکر کا تھا اور یہ کہ مذکورہ رقم ٹیکس تشخیص الیہ کو تنخواہ کے طور پر موصول ہوئی تھی، تنازعہ میں نہیں ہے۔سوال واقعی یہ ہے کہ آیا انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 15 کی شق (اے) لاگو ہوتی ہے، جیسا کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی جانب سے فاضل وکیل نے دعوی کیا ہے، یا اس کی شق (سی)، جیسا کہ ریونیو نے دعوی کیا ہے۔دفعہ 15، جیسا کہ اس وقت موجود تھی، اس طرح پڑھتی ہے:

.15"درج ذیل آمدنی" تنخواہوں" کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول ہوگی-

(a) پچھلے سال کسی آجر یا سابق آجر کی طرف سے کسی ٹیکس تشخیص الیہ کو واجب الادا کوئی تنخواہ، چاہے وہ ادا کی گئی ہو یا نہیں۔

(b) کوئی تنخواہ جو پچھلے سال کسی آجر یا سابق آجر کی طرف سے یا اس کی طرف سے اسے ادا کی گئی ہو یا اس کی اجازت دی گئی ہو حالانکہ واجب الادا نہیں تھی یا اس سے پہلے کہ وہ اس کی واجب الادا ہو۔

(c) پچھلے سال کسی آجر یا سابق آجر کی طرف سے یا اس کی طرف سے اسے ادا کی گئی یا اجازت دی گئی تنخواہ کی کوئی بقایا رقم، اگر پچھلے سال کے کسی بھی سال کے لیے انکم ٹیکس نہیں لیا گیا ہو۔

وضاحت۔شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے، اس طرح اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں پیشگی ادا کی گئی کوئی تنخواہ کسی پچھلے سال کے لیے کسی شخص کی کل آمدنی میں شامل ہے، اسے تنخواہ واجب الادا ہونے پر اس شخص کی کل آمدنی میں دوبارہ شامل نہیں کیا جائے گا۔

تشخیص کرنے والے کے فاضل وکیل کے مطابق، تشخیص کرنے والے سال 47-1946 اور 48-1947 سے متعلق پچھلے سالوں میں ملوں تخمینہ کاری کرنے والے کو تنخواہ یا محنتانہ واجب الادا تھا اور وہ مذکورہ شق (a) کی وجہ سے ان تشخیص کرنے والے سالوں میں ٹیکس کے قابل تھے، چاہے وہ ادا کیے گئے ہوں یا نہیں۔ اس کا یہ بھی عرض ہے کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے موصول ہونے والی مذکورہ رقوم کو " تنخواہ کا بقایا" نہیں کہا جا سکتا، تاکہ شق (سی) کا کوئی اطلاق نہ ہو۔ ریونیو کے فاضل وکیل کے مطابق، دوسری طرف، مذکورہ رقوم جو اسسمنٹ سالوں 47-1946 اور 48-1947 میں ٹیکس کے لیے وصول نہیں کی گئیں، وہ ان سالوں میں ٹیکس کے ذمہ دار بن گئیں جن میں انہیں ملوں کے ذریعے ٹیکس تخمینہ کاری الیہ کو ادا کیا گیا تھا۔

دفعہ 15 کو ہم آہنگی سے پڑھا جانا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ تخمینہ کاری سالوں 47-1946 اور 48-1947 سے متعلق پچھلے سالوں میں ملوں کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو ادا کی جانے والی تنخواہ کی رقم ان تخمینہ کاری سالوں میں ٹیکس میں لائی جا سکتی تھی، چاہے وہ ادا کی گئی ہو یا نہیں۔ بات یہ ہے کہ ان سالوں میں ان سے ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ مذکورہ رقموں کی ادائیگی صرف پچھلے سالوں میں کی گئی تھی جو تشخیص الیہ سالوں 67-1966 اور 68-1967 سے متعلق ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ مذکورہ شق (سی) کے ذریعے بنائے گئے جال سے پکڑے جاتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ یہ رقوم تنخواہ کے بقایا نہیں ہیں۔ وہ ملز کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو پہلے کی مدت کے لیے واجب الادا تھے اور انہیں ادائیگی نہیں کی گئی تھی؛ اس لیے وہ تنخواہ کے بقایا تھے۔ شق (سی) تنخواہ کے اس طرح کے بقایا جات پر لاگو ہوتی ہے بشرطیکہ اس طرح کے بقایا جات پچھلے سال کے کسی بھی سال کے لیے انکم ٹیکس میں وصول نہیں کیے گئے تھے۔ مذکورہ رقوم، تسلیم شدہ طور پر، تخمینہ کاری سال 67-1966 سے پہلے کسی بھی پچھلے سال کے لیے انکم ٹیکس میں وصول نہیں کی گئیں۔ لہذا، ہمارے خیال میں، یہ رقوم مذکورہ شق (سی) کے ذریعہ بنائے گئے خالص کے اندر آتی ہیں، جس کا مقصد، وسیع پیمانے پر، اس طرح کی تنخواہ کو پکڑنا ہے جو پچھلے سالوں میں انکم ٹیکس کے الزام سے بچ گئی ہے۔

ٹیکس تخمینہ کاری الیہ کے فاضل وکیل نے یہ بھی دعوی کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ ہولکر ریاست تک نہیں پھیلا، جس کے اندر مذکورہ تنخواہ یا محنتانہ ٹیکس تخمینہ کاری الیہ نے ملز سے حاصل کیا تھا، پچھلے سالوں میں جو اسسمنٹ سالوں 47-1946 اور 48-1947 سے متعلق ہے اور اس لیے، مذکورہ رقوم ان پچھلے سالوں میں انکم ٹیکس میں وصول نہیں کی جا سکتی تھیں۔ اس کے جمع کرانے میں، مذکورہ شق (سی) صرف تنخواہ کے بقایا جات پر لاگو ہوگی جو وصول کی جا سکتی تھی لیکن وصول نہیں کی گئی تھی۔ ہمیں اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں

لگتا۔شق (سی) میں استعمال ہونے والے الفاظ "اگر انکم ٹیکس کے لیے وصول نہیں کیے جاتے ہیں" ہیں، اور ہمیں ایسے معاملات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسیع نظر آتے ہیں جہاں چارج عائد کیا جا سکتا تھا یا نہیں کیا جا سکتا تھا۔

نتیجے میں، ہم پہلے سوال کا جواب مثبت اور ریونیو کے حق میں دیتے ہیں۔دوسرے سوال کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

اس لیے ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے دائر کی گئی اپیلیں (سی اے نمبر 82/1508-09) مسترد کر دی جاتی ہیں۔

ریونیو کی طرف سے دائر کی گئی اپیلیں (سی اے نمبر 82/1206-07) صرف دوسرے سوال پر اس کے خلاف جواب سے متعلق ہیں اور ان پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس لیے ان اپیلوں کو نمٹا دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

بی۔ایس۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔